ستاروں کا مہتاب میں جال یوں — کہ جوڑنے میں پانی کے قطرے ہوں جوں
اگر کیجے سایہ اوپر نگاہ — تو ہے وہ بھی جوں سایۂ مہر و ماہ
کرے ہے نگہ جس طرف کو گذر — بجز نور آتا نہیں کچھ نظر
کروں کون سے حُسن کو انتخاب — ہر اک آئینے میں وہی ماہتاب
نظر جس طرف جائے نزدیک دور — اُسی ایک مہ کا ہے ہر جا ظہور
نکل اپنی وحدت سے کثرت میں آ — وہی نور ہے جلوہ گر جابجا
نئے رنگ سے ہر طرف ماہتاب — وہی ایک نکتہ کہ جس کی کتاب
حقیقت کی لیکن بصارت بھی ہو — کہ دیکھے نہ اُس کے سوا غیر کو

داستان تعریف بدر منیر اور عاشق ہونا بے نظیر کا

گلابی[1] مرے سامنے ساقیا — مے چاردہ کو دکھا کر پلا
کہ دیکھے سے جس کے ہو دل کو سرُور — نظر کام کر جائے نزدیک و دور
کروں اُس مکاں کے مکیں کا بیاں — کہ ہے بعد خاتم نگیں کا بیاں
وہ مسند جو تھی موج دریائے حُسن — وہاں دیکھی اک مسند آرائے حُسن
برس پندرہ ایک کا سن و سال — نہایت حسین اور صاحب جمال
دئیے کہنی تکیہ پہ اک ناز سے — سر نہر بیٹھی تھی انداز سے
خواصیں کھڑی ایدھر اودھر تمام — ستاروں کا جوں ماہ پر ازدحام

[1] ایک قسم کا رنگین شیشے کا گلاس ایک قسم کی بوتل نما صراحی ۱۲-آسی

وہ بیٹھی تھی یہ دھج[1] بنائے ہوئے — دل اُس چاندنی پر لگائے ہوئے
اُدھر آسماں پر وہ رخشندہ مہ — ادھر یہ زمیں پر مہ چاردہ
پڑا عکس دونوں کا جو نہر میں — لگے لوٹنے چاند ہر لہر میں
نظر آئے اتنے جو اک بار چاند — زمانے کے منہ کو لگے چار چاند[2]
عجب طرح کا حسن تھا جانفزا — کہ مہ رو برو جس کے تھا تھک رہا
کروں اُس کی پوشاک کا کیا بیاں — فقط ایک پشوا ز[3] آب رواں
زبس موتیوں کی تھی سنجاف[4] گُل — کہے تو وہ بیٹھی تھی موتی میں تُل
اور اک اوڑھنی جوں ہوا یا حباب — جسے دیکھ شبنم[5] کو آوے حجاب
صباحت[6] صفا اُس میں جھلکی ہوئی — پڑی سر سے کاندھے پہ ڈھلکی ہوئی
گریباں میں اک تکمۂ[7] الماس کا — ستارہ سا مہتاب کے پاس کا
وہ کُرتی وہ انگیا جواہر نگار — نیا باغ اور ابتدا کی بہار
وہ چھب تختی اور اُس کی کُرتی کا چاک — تراقے کی انگیا کسی ٹھیک ٹھاک
جھلک پائجامہ کی دامن سے یوں — کہ روشن ہو فانوس میں شمع جوں
صفائی پہ پوشاک کی دیکھیو — نظر سوچ میں ہے کہ میلی نہ ہو
وہ ترکیب[8] اور چاند سادہ بدن — وہ بازو پہ ڈھلکے ہوئے نورتن

[1] دھج۔ وضع ۱۲ [2] چار چاند لگنا۔ زیب و زینت کا بڑھ جانا ۱۲ [3] پشوا ز ایک خاص لباس ۱۲
[4] سنجاف۔ گوٹ۔ حاشیہ۔ چوڑی اور آڑی گوٹ ۱۲ [5] شبنم ایک بہت باریک ریشمی کپڑے
کا نام ہے ۱۲ [6] صباحت۔ سفید رنگ گورا چٹا پن ۱۲ [7] گریبان وغیرہ کی گھنڈی اُلجھانے
کا حلقہ فارسی میں گھنڈی ۱۲ [8] مراد جسم کی بناوٹ ۱۲

جڑاؤ وہ بالے کہ ہالے کا رشک ۔ وہ موتی کے مالے کہ عاشق کا اشک
وہ آنکھوں کی مستی وہ مژگاں کی نوک ۔ کرن پھول[1] کی اور بالی کی جھوک
وہ موتی کا دولڑا[2] وہ موتی کا ہار ۔ سدا اشک غم دیدہ جس پر نثار
لگا دُھکدُھکی[3] کی بیچ لڑ راست لڑا ۔ سراسر گلے حسن اُس نے پڑا
جڑاؤ دمکتی وہ چنپا کلی ۔ رہے جس سے الماس کو بے کلی
تلے اُس کے موتی لگے گرد کل ۔ کہ جوں شبنم آلودہ ہو برگ گل
جہانگیریوں[4] کا کروں کیا بیاں ۔ کہ اُٹھتی تھی ہاتھوں سے جس کی فغاں
جواہر سے مینے کی ہیکل جڑی ۔ کمر اور کولے کے نیچے پڑی
فقط موتیوں کی پڑی پائے زیب ۔ کہ جس کے قدم سے گہر پائے زیب
کسی کے کہاں ہاتھ وہ پاؤں آئے ۔ جواہر جہاں پاؤں پر پڑ کے جائے
سراپا اگر ہو زباں میرا تن ۔ سراپا میں اُس کے کروں کیا سخن
سب اعضا بدن کے موافق درست ۔ ہر اک کام میں اپنے چالاک و چست
جہاں راستی چاہیے راستی ۔ کجی جس جگہ چاہیے واں کجی
وہ مکھڑا جسے دیکھ مہ داغ کھائے ۔ وہ نقشہ کہ تصویر کو حیرت آئے
جو کچھ چاہیے ٹھیک نک سک[5] سے انگ[6] ۔ نزاکت بھرا موتی کا سا رنگ
کچھ اک تمکنت[7] اور کچھ اک بانکپن ۔ غرض ہر طرح میں انوکھی پھبن
کرشمہ ادا غمزہ ہر آن میں ۔ غرض دلبری اُس کے فرمان میں

[1] کان کا ایک زیور ۱۲ [2] دولڑا۔ دولڑ کا ہار ۱۲ [3] زیور گلے کا ۱۲ [4] ہاتھوں کا جڑاؤ زیور ۱۲ [5] نک سک۔ ناک نقشہ ۱۲ [6] انگ۔ جسم ۱۲ [7] تمکنت۔ غرور۔ گھمنڈ ۱۲

تغافل حیا ناز شوخی غرور ۔ ہر اک اپنے موقع پہ وقت ضرور
تبسم تکلم ترحم ستم ۔ موافق ہر اک حوصلے کے کرم
وہ ابرو کہ محراب ایوان حسن ۔ جھکی شاخ نخل گلستان حسن
نگہ آفت و چشم عین بلا ۔ مژہ دیں صفوں کو اُلٹ برملا
دُر گوش جب اُس کا تابندہ ہو ۔ صدف کا دل صاف شرمندہ ہو
وہ بینی کہ جس کی نہیں کچھ نظیر ۔ ہے انگشت قدرت کی سیدھی لکیر
وہ رخسار نازک کہ ہو جائے لال ۔ اگر اُس پہ بوسہ کا گذرے خیال
نہیں رطب و یابس کا یاں کچھ حساب ۔ بیاض گلو سب کی سب انتخاب
وہ ساعد وہ بازو بھرے گول گول ۔ برابر ہو الماس کے جس کا مول
وہ دست حنا بستہ خوبی کا باب ۔ شفق میں ہو جوں پنجۂ آفتاب
زبس مثل آئینہ تھا اُس کا تن ۔ کہے تو کہ تھی ناف عکس ذقن
کمر کو کہوں کیونکہ میں اُس کے ہیچ ۔ نہ آوے نظر تو ہے قسمت کا پیچ
وہ زانو کہ آجائے گر اُس پہ ہاتھ ۔ رہے عمر بھر ہاتھ زانو کے ساتھ
وہ ساق بلوریں وہ انداز پا ۔ پھرے ہر سحر چشم و دل میں سدا
قد و قامت آفت کا ٹکڑا تمام ۔ قیامت کرے جس کو جھک کر سلام
وہ اٹکھیلیاں اور وہ اُس کی چال ۔ کہ دل جس سے عالم کا ہو پائمال
بنا کبک کیسی ہی گو چال لائے ۔ کہاں پر وہ رفتار کو اُس کی پائے
لٹک[1] چال اُس کی کوئی کیا چلے ۔ یہ انداز سب اُس کے پاؤں تلے

[1] لٹک چال۔ مستانہ انداز سے چلنا ۱۲ عبدالباری آسی ۱۲

عجب پشت پا صاف انگشت پا کف پا دکھاوے سر پشت پا
مغرق جواہر سے اک جفت کفش نہ وہ مفت پا بلکہ پا مفت کفش
یہ قدرت کا دیکھا جو اُس نے خیال کہا شاہزادے نے یا ذا الجلال
درختوں سے وہ دیکھتا تھا نہاں کسی کی نظر جا پڑی ناگہاں
جو دیکھیں تو ہے اک جوانِ حسیں درختوں کی ہے اوٹ میں مہ جبیں
یہ چرچا جو پھیلا تو ظاہر ہوا ہر اک حال سے اُس کے ماہر ہوا
یہ سن ایک سے ایک واں سب کی سب پھریں برگ گل کی طرح غنچہ لب
جو دیکھیں تو شعلہ سا روشن ہے کچھ درختوں کا روشن سا آنگن ہے کچھ
کسی نے کہا کچھ نہ کچھ ہے بلا کسی نے کہا چاند ہے یاں چھپا
کسی نے کہا ہے پری یا کہ جن کسی نے کہا ہے قیامت کا دن
لگی کہنے ماتھا کوئی اپنا کوٹ ستارا پڑا ہے فلک پر سے ٹوٹ
ہوئی صبح سب کا گیا اُٹھ حجاب درختوں سے نکلا ہے یہ آفتاب
کسی نے کہا دیکھیو اے بوا کھڑا ہے کوئی صاف یہ مرد وا
کسی نے کہا یہ تو دلدار ہے کسی نے کہا کچھ یہ اسرار ہے
یہ آپس میں باتیں جو ہونے لگیں اشاروں سے گھاتیں جو ہونے لگیں
گئی بات یہ شاہزادی کے گوش یہ سنتے ہی جاتا رہا اُس کا ہوش
کہا میں تو دیکھوں یہ کہہ کر اُٹھی گیا سننا جی تو رہ کر اُٹھی
خواصوں کے کاندھے پہ دھر اپنا ہاتھ عجب اک ادا سے چلی ساتھ ساتھ
کچھ اک خوف سے ہول کھاتی ہوئی دھڑک اپنے دل کی مٹاتی ہوئی

کئی ہمدمیں تھیں جو کچھ کچھ پڑھیں دعائیں وہ پڑھ پڑھ کے آگے بڑھیں
گئیں جب وہ کرکے دل اپنا کرخت وہاں جس جگہ تھے وہ باہم درخت
جو دیکھیں تو ہے اک جوان حسین کھڑا ہے وہ آئینہ سا مہ جبین
لگیں جھانکنے سب کی سب وہ شریر یکایک نظر واں پڑا بے نظیر
سرکنے کی واں سے نہ جاگہ نہ ٹھاؤں[1] دیے حیرت عشق نے گاڑ پاؤں
برس پندرہ یا کہ سولہ کا سن جوانی کی راتیں مرادوں کے دن
نئی پشت لب سے مسوں کی نمود جسے دیکھ نیلا ہو چرخ کبود
گلے میں پڑا نیمہ[2] شبنم کا ایک بدن سے عیاں نورِ عالم کا ایک
تمامی کی سنجاف جلوہ کناں کہ جوں عکس مہ زیر آب رواں
طرح دار اک سر پہ پھینٹا[3] سجا تمامی کا ٹپکا کمر سے بندھا
عجب پیچ پر پیچ بیٹھے تھے مل کہ ہر پیچ پر پیچ کھاتا تھا دل
جواہر کا تکمہ گلے میں بندھا ستارہ ہو جوں صبح کا جگمگا
وہ موتی کا لٹکن[4] زمرد کی ہڑ[5] لٹک جس کی زیبندہ دستار پر
وہ گورا بدن صاف ترکیب وار بھرے ڈنڈ[6] پر نورتن[7] کی بہار
اک الماس کی ہاتھ میں انگشتری سراسر حنا دست و پا میں لگی
عیاں حسن و جا بکی گات[8] سے نمود جوانی ہر اک بات سے

۱؎ ٹھاؤں۔ جگہ۔ ٹھکانا ۱۲ ۲؎ نیمہ ایک قسم کا اونچا جامہ ۱۲ ۳؎ پھینٹا۔ ایک قسم کی پگڑی ۱۲ ۴؎ لٹکن سے مراد یہاں زریں طرہ ہے ۱۲ ۵؎ ہڑ ایک قسم کی لمبی گھنڈی جو ہڑ سے مشابہ ہوتی ہے جیسے پٹوے گوندھتے ہیں ۱۲ ۶؎ ڈنڈ۔ بازو ۱۲ ۷؎ نورتن۔ بازو کا ایک زیور ۱۲ ۸؎ گات۔ وضع۔ اسلوب۔ جسم کی خوشنمائی ۱۲

بدن آئینہ سا دمکتا ہوا | گل باغ خوبی لہکتا ہوا
اکڑ زلف کی اور کاکل کا بل | جوانی کی شب کا سماں برمحل
قیافے سے ظاہر سراپا شعور | جبیں پر برستا شجاعت کا نور
دلے عشق کی تیغ کھائے ہوئے | کھڑا دل کسی پر لگائے ہوئے
یہ عالم جو دیکھا تو غش کر گئیں | وہ جتنی کہ آئی تھیں سب مر گئیں
شتابی سے جا کر کہا واں کا حال | کہ اے شاہزادی صاحب جمال
عجب سیر ہے سیر مہتاب میں | یہ عالم تو دیکھا نہیں خواب میں
کہے سے ہمارے نہ مانو گی تم | جو دیکھو گی آنکھوں تو جانو گی تم
اُٹھا پائے گلگوں کو جلد اے نگار | نہ جائے کہیں ہاتھ سے یہ بہار
نہیں اور کچھ تم نہ سمجھو ہراس | چلی آؤ ٹک ان درختوں کے پاس
گئی اُس جگہ جب وہ بدر منیر | اور اُس نے جو دیکھا شہ بے نظیر
گئے دیکھتے ہی سب آپس میں مل | نظر سے نظر جی سے جی دل سے دل
غرض بے نظیر اور بدر منیر | گرے دونوں آپس میں ہو کر اسیر
رہی کچھ نہ تن من کی سُدھ بُدھ اُسے | نہ کچھ اپنے تن کی رہی سُدھ اُسے
تھی ہمراہ اک اُس کے دخت وزیر | نہایت حسین اور قیامت شریر
زبس تھی ستارہ سی وہ دلربا | اُسے لوگ کہتے تھے نجم النسا
شتابی سے لا اُس نے چھڑکا گلاب | تب آئی تنوں میں ذرا اُن کے تاب
وہ اُٹھنے تو اُٹھی یہ حیران سی | گل شبنم آلودہ گریاں سی
وہ شہزادۂ دل شدہ تو ٹھٹھک | وہیں رہ گیا نقش پاسا بھچک[له]

له بھچک - حیران ۱۲ آسی

کہ وہ نازنیں کچھ جھجک منہ چھپا | کمر اور چوٹی کا عالم دکھا
چلی اُس کے آگے سے منہ موڑ کر | وہیں نیم بسمل اُسے چھوڑ کر
وہ گُدّی[له] وہ شانے وہ پشت کمر | وہ چوٹی کا کولے پہ آنا نظر

داستان زلف اور چوٹی کی تعریف میں

پلا ساقیا ساغر مشک بو | کہ ہے مجھ کو در پیش تعریف مو
سر شام سے دے یہاں تک شراب | کہ مستی میں دیکھوں رُخ آفتاب
کروں اُس کے بالوں کا کیا میں بیاں | نہ دیکھا کسی رات میں یہ سماں
وہ زلفیں کہ دل جس میں اُلجھا رہے | اُلجھنے سے جی جن کے سُلجھا رہے
کنگھی وہ چوٹی کھنچی صاف صاف | کناری کا پیچھے چمکتا موباف[۲ه]
کہوں اس کی چوٹی کا کیا رنگ ڈھنگ | کہ جوں آخر شب ہو جھمکے کا رنگ
نمایاں تھی یوں اوڑھنی سے جھمک | کہ جوں ابر میں برق کی ہو چمک
موباف زری نے کیا ہے غضب | دیا ہے گرہ دن کو دنبال شب
سنگاروں میں وہ ہے سب گو ہے اُتار[۳ه] | یہ کہتے ہیں چوٹی کا اُس کو سنگار
نہ ہو کیونکہ چوٹی کا رتبہ بڑا | کہ اک نور ہے اس کے پیچھے پڑا
گل و سنبل اُس پر سے قربان ہے | کہ اُس کی لٹک میں عجب آن ہے
لڑی تھی زبس سحر سے اُس کے سانٹھ[۴ه] | شب و روز کر دے رکھا اُس نے گانٹھ

له گدی - گردن کا پچھلا حصہ ۱۲ ۲ه فیتہ یا پٹی جسے عورتیں چوٹی میں گوندھتی ہیں ۱۲
۳ه اتار - کم درجہ - کم رتبہ ۱۲ ۴ه سانٹھ - سازش ۱۲ آسی -